والے ہزاروں فتاویٰ ہیں۔

اس کے علاوہ متعدد بیانات، مواعظ اور چھوٹی بڑی تحریرات موجود ہیں جن میں بے پناہ علمی خزینہ ہے، بعض ان میں سے طبع بھی ہوچکی ہیں۔

حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ کا اعتماد

حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت علامہ بنوری رحمۃ اللہ علیہ کے صحیح جانشین کہلانے کے مستحق تھے، اپنی زندگی ہی میں حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا اعتماد اُن پر ظاہر فرمادیا تھا، چناں چہ درسِ ترمذی آپ کے سپرد کیا۔ اور حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد درسِ بخاری بھی آپ کے ذمہ ہوا۔ دارالافتاء کے رئیس کی حیثیت سے آپ کی خدمات مزید برآں ہیں۔ گویا آپ بیک وقت حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ کے مدرسہ کے شیخ الحدیث بھی تھے اور رئیس دارالافتاء بھی تھے۔

محبوبیت

آپ کی ایک امتیازی شان محبوبیت تھی۔ طلبہ واساتذۂ جامعہ اور عوام ہر ایک حلقہ میں آپ کو محبوبیت حاصل تھی، جس کی اصل وجہ آپ کی فطری سادگی اور تواضع تھی۔ ہر حلقہ کے علماء میں آپ متفق علیہ شخصیت تھے۔ آپ کو مفتی اعظم پاکستان کے لقب سے یاد کرنا اسی محبوبیت اور اظہارِ عقیدت کا نتیجہ ہے۔ حضرت مفتی عبدالسلام صاحب چاٹگامی دامت برکاتہم آپ کی شانِ محبوبیت کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

> ''یہی وجہ تھی کہ حضرت علامہ بنوری رحمۃ اللہ علیہ خود آپ کی بڑی قدر کیا کرتے تھے اور اساتذہ بھی۔ یہ چیز ہر شخص کو حاصل نہیں ہوتی، بلکہ خداداد ہوتی ہے۔ آپ کے اندر شانِ محبوبیت تھی، اساتذہ، طلبہ، عام وخاص ہر ایک آپ سے محبت کیا کرتے تھے۔''(۲۵)

آج بھی آپ کے تمام شاگرد اور مستفیدین جس عظمت اور محبت سے آپ کا تذکرہ کرتے ہیں، اس سے بھی آپ کی شانِ محبوبیت ظاہر وباہر ہے۔

تفقہ اور اِفتاء

آپ کی اصل اور خاندانی خاصیت فقہ اور افتاء تھی۔ آپ فقیہ کامل اور اجتہادی شان کے حامل تھے، جس کا واضح رنگ آپ کے درسِ حدیث میں بھی نظر آتا تھا، چناں چہ مفتی عبدالسلام صاحب زیدمجدہٗ فرماتے ہیں:

> ''حضرت الاستاذ مولانا مفتی صاحب کی اصل چیز جو اُن کی خاندانی اور فطری ہے، وہ فقہ اور فتاویٰ کا کام ہے۔ آپ نے فرمایا: آپ کے آباء واجداد کئی پشتوں سے مفتی اور قاضی گزرے ہیں۔''(۲۶)

اسی طرح آپ کی پوری زندگی افتاء کی خدمت میں گزری، سب سے پہلے آپ ریاست ٹونک کے مفتی رہے، پھر مدرسہ امدادالعلوم آرام باغ کراچی میں افتاء کی خدمت انجام دی، اس کے بعد دار

العلوم نانک واڑہ میں اور پھر جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن میں عرصہ دراز تک اس شعبہ سے منسلک رہے، یہاں تک کہ آپ پورے پاکستان کے مفتی اعظم کہلائے جانے لگے۔ آپ کے فتاویٰ جامع، مدلل اور زمانہ کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہوتے تھے، جزئیات کے استحضار میں آپ کا ثانی نہ تھا۔

صفاءِ قلب

صفاءِ قلب آپ کی اہم صفت تھی، کبھی کسی کے لیے دل میں کینہ و بغض نہیں رکھتے تھے، اگر کبھی کسی سے گلہ بھی ہوتا تو وضاحت سے فرما دیتے تھے۔ آپ کے شاگردِ خاص مفتی عبدالسلام صاحب چاٹگامی دامت برکاتہم فرماتے ہیں:

> ''حضرت الاستاذ مفتی صاحب جیسا کہ ان کا نام ولی حسن ہے، حقیقت میں ان کے اندر شانِ ولایت بھی تھی۔ بندہ عاجز نے ۲۶/سال کے عرصہ میں ان سے کوئی جھوٹ، فریب، خیانت، حسد، بغض، عداوت، حرص، لالچ، کبر و نخوت وغیرہ ایسے امراضِ باطنیہ کے آثار نہیں دیکھے۔'' (۲۷)

ہمہ جہت شخصیت

آپ کی شخصیت ہمہ فن اور ہمہ جہت شخصیت تھی۔ آپ کا تعلق ہر فن سے یکساں معلوم ہوتا تھا۔ درسِ حدیث میں آپ شیخ الحدیث، درسِ ہدایہ میں آپ فقیہ اور درسِ علوم عربیہ میں آپ ادیب نظر آتے۔ ایک طرف یہ تدریسی کمالات تھے، دوسری طرف مفتی حاذق کے طور پر خدمات تھیں۔ ابتداءً آپ خطابت و تقریر سے گریز فرماتے تھے، مگر اخیر عمر میں جگہ جگہ علمی مجالس میں شرکت اور ایسے عالمانہ بیانات فرمائے کہ آپ کا یہ ملکہ لوگوں کے سامنے اُجاگر ہوا۔ آپ کے تصنیفی کارنامے اس پر مزید برآں ہیں۔

سادگی و ظرافت

مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہٗ آپ کی سادگی کے بارے میں فرماتے ہیں کہ:

> ''لیکن اس علم و فضل اور معصومیت کے ساتھ ان کے مزاج میں ظرافت اس قدر تھی کہ وہ جس بے تکلف مجلس میں بیٹھ جاتے، اس کو باغ و بہار بنا کر چھوڑتے، ایسی مجلسوں میں ان کے منہ سے ایسے بے ساختہ ظریفانہ جملے برآمد ہوتے، جنہیں ظریفانہ ادب کا شاہکار کہنا چاہیے۔ اور ان جملوں میں اکثر اوقات علمی تلمیحات کی ایسی چاشنی ہوتی جو اُن کی معنویت میں چار چاند لگا دیتی۔'' (۲۸)

الغرض مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ تکلف سے کوسوں دور تھے اور آپ کی فطری سادگی آپ کے لباس، چال ڈھال، گفتار و کردار سے عیاں تھی۔ اسی سادگی کی بدولت ہر ایک بلا جھجک آپ سے استفادہ کر لیتا تھا۔

خلاصہ یہ کہ اللہ پاک نے اس ایک شخصیت میں اتنی صفات جمع فرما دی تھیں جو کہ عام طور پر کسی ایک انسان میں جمع نہیں ہوتیں۔

بیعت وسلوک

آپ کا استرشادی تعلق حضرت حماد اللہ ہالیجوی قدس سرہ العزیز سے تھا۔ (حضرت سے تعلق تو حضرت علامہ بنوری رحمۃ اللہ علیہ کا بھی خوب تھا) آپ اہتمام سے ان کی مجلس میں شرکت فرماتے اور افادات کو قلم بند فرماتے تھے۔

حضرت حماد اللہ ہالیجوی نور اللہ مرقدہٗ کی وفات کے بعد مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے برکۃ العصر شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے استرشاد کا تعلق قائم فرمایا اور ساؤتھ افریقہ کے شہر اسٹینگر میں اعتکاف کے دوران حضرت نے آپ کو خلافت بھی عطا فرمائی۔

حضرت مفتی صاحب جب علیل ہوئے اور علالت طویل ہوگئی تو آپ کے گھر پر ہی بیعت وذکر کا سلسلہ جاری رہا اور آپ کے ہاں بدھ کو عصر کے بعد مجلس منعقد ہوا کرتی تھی، اور خلقِ کثیر آکر آپ سے مستفید ہوتی تھی۔ آپ کی رات کی مناجات کے بارے میں مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم فرماتے ہیں:

> ''اور اس حقیقت کے ادراک کے بعد حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے طرزِ عمل میں حضرت محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کی شباہت آنے لگتی تھی، ان کے بارے میں ان کے شاگرد کہتے ہیں کہ: ''کنا نسمع ضحکه بالنهار وبکاءہٗ باللیل۔''(۲۹)

مناصب وخدمات

۱:......آپ دار العلوم دیوبند سے فراغت کے بعد تقسیم ہند سے پہلے تک ریاست ٹونک کے مفتی اور عدالتِ شرعیہ کے قاضی رہے۔

۲:......تقسیم ہند کے بعد کراچی میں چند سال تک ''میٹروپولیس اسکول'' میں اسلامیات کے مدرس رہے۔

۳:......اسی عرصہ میں مدرسہ امداد العلوم کے دار الافتاء میں افتاء کا کام کیا۔

۴:......۱۹۵۱ء میں دار العلوم نانک واڑہ کے قیام کے بعد مستقلاً وہاں مدرس ومفتی کی حیثیت سے خدمت انجام دیتے رہے۔

۵:...... ۱۹۵۶ء دار العلوم کی منتقلی پر مدرسہ عربیہ اسلامیہ تشریف لائے اور اخیر تک یہاں شیخ الحدیث اور رئیس دار الافتاء رہے۔

۶:......مفتی محمد شفیع صاحب قدس سرہ العزیز کے بعد مفتی اعظم پاکستان کے لقب سے سرفراز ہوئے۔

۷:......حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی قائم کردہ مجلس تحقیق برائے مسائل حاضرہ کے رکن رکین رہے۔

۸:......حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے جب تخصصات کا اجراء کیا تو تخصص فی الفقہ کا مشرف آپ کو بنایا۔

اساتذہ

۱:......اس نابغہ روزگار شخصیت کی ابتدائی تربیت تو آپ کی سیدزادی والدہ نے کی۔

۲:......ابتدائی کتب ۱۲/سال کی عمر تک اپنے والد مفتی انوارالحسن رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھیں۔

۳:......ان کی وفات کے بعد اپنے والد کے چچا اور ندوۃ العلماء لکھنؤ کے مہتمم مولانا حیدر حسن خان نوراللہ مرقدہٗ کے زیرنگرانی لکھنؤ میں اور اسی طرح وہاں کے دیگر اساتذہ سے ابتدائی فنون مثلاً ادب وغیرہ پڑھے۔

۴:......تکمیل علوم کے لیے مظاہرالعلوم تشریف لے گئے، وہاں کے اساتذہ سے استفادہ کیا۔

۵:...... حدیث شریف میں شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے سند فضیلت حاصل کی۔

۶:......اسی زمانہ میں دارالعلوم دیوبند میں مولانا اعزاز علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہ کر فقہ وحدیث میں مہارت حاصل کی۔

۷:......سابق مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی رفاقت ومعیت میں بھی افتاء کا کام کیا۔

۸:......حضرت بنوری نوراللہ مرقدہ کے ایماء پر ان کے درسِ ترمذی میں شریک ہوئے، تاکہ حضرت انورشاہ کشمیری قدس سرہٗ کے اندازِ تدریس سے آشنائی ہوجائے، گویا آپ مدنی وکشمیری دونوں ہی کے رنگ میں رنگے ہوئے تھے۔

تلامذہ

آپ کے تلامذہ کی صورت میں آپ کا صدقہ جاریہ جاری وساری ہے اوران شاء اللہ! تاروزِ قیامت جاری رہے گا۔ بلاشبہ آپ کے تلامذہ کی تعداد (جن میں ایک معتد بہ مقدار مشاہیر کی بھی ہے) ہزاروں میں اور مستفیدین کی تعداد لاکھوں میں ہوگی۔ نہ جانے ہر ایک نے کس کس انداز سے اور کس کس پیمانے پر دین اسلام کی خدمت کی ہوگی اور اُن تمام دینی، علمی، اصلاحی، اور دعوتی خدمات کے ثواب میں حضرت مفتی صاحب نوراللہ مرقدہٗ بھی ان شاء اللہ! شریک ہوں گے۔

الغرض مفتی ولی حسن صاحب نوراللہ مرقدہٗ وبرداللہ مضجعہٗ اپنی ذات میں ایک انجمن اور اُمت کی حیثیت رکھتے تھے۔ آپ فقیہ ومجتہد بھی تھے، مدرس ومربی بھی تھے، قاضی ومفتی بھی تھے، محدث ومحقق بھی تھے، عابدوزاہد بھی تھے اور جری وقوی بھی تھے۔

آپ کی زندگی کے ہر پہلو میں اور آپ کے نقل کیے جانے والے ہر قصہ میں بعد والوں خصوصاً طلبہ وعلماء کے لیے سبقِ عبرت اور جادۂ حق کی راہنمائی ہے۔

سفرِ آخرت

اپنی عمر شریف کے اخیر زمانہ میں تقریباً چھ سال کی مدتِ مدیدہ تک مرضِ فالج میں مبتلا رہے اور باوجود مستقل علاج کے عملی زندگی میں واپسی نہ ہوسکی۔ بالآخر، ۲؍رمضان ۱۴۱۵ھ مطابق ۳؍فروری ۱۹۹۵ء شب جمعہ کو بوقتِ سحر ساڑھے پانچ بجے عازمِ سفرِ آخرت ہوئے۔ (۳۰)

نمازِ جنازہ حضرتؒ کے پرانے دوست اور جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے شعبہ تخصص فی الحدیث کے مشرف مولانا عبدالرشید نعمانی نور اللہ مرقدہٗ نے پڑھائی اور آپؒ کی وصیت کے مطابق آپ کو دارالعلوم کورنگی کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔

ہزاروں طلبہ و علماء کی شکل میں روحانی اولاد کے علاوہ آپ کے سوگواروں میں ۶؍ صاحبزادے اور ۲؍صاحبزادیاں بھی تھیں، جن میں سے تین صاحبزادے ڈاکٹر اور ایک مولانا سجاد حسن صاحب، عالم ہیں اور مدرسہ امداد العلوم کے شیخ الحدیث ہیں۔

مفتی ولی حسن ٹونکی نور اللہ مرقدہٗ - سوانحی خاکہ -

۱۹۲۴ء ریاست ٹونک کے گاؤں میں پیدائش۔

۱۹۳۵ء ۱۲؍سال کی عمر میں والد ماجد کی وفات۔

۱۹۳۶ء مولانا حیدر حسن خان صاحبؒ کے ہمراہ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ کا سفر برائے حصول علم۔

۱۹۴۰ء مولانا کے ہمراہ آبائی علاقہ میں واپسی۔

۱۶؍جون ۱۹۴۰ء مولانا حیدر حسن خان صاحبؒ کی وفات اور تعلیمی سلسلہ کا انقطاع۔

۱۹۴۳ء ملازمت چھوڑ کر تکمیل علوم کے لیے مظاہر العلوم اور پھر دیوبند کا سفر۔

۱۹۴۶ء فراغت کے بعد بحیثیت مفتی وقاضی ریاست ٹونک تقرری۔

۱۹۴۷ء تقسیم ہند اور کراچی آمد۔

۱۹۵۱ء دارالعلوم نانک واڑہ میں تدریس وافتاء کی خدمت۔

۱۹۵۶ء حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ کے مدرسہ سے تعلق وخدمات۔

۱۹۷۶ء فقیہ الملۃ مفتی محمد شفیع صاحب کی وفات کے بعد مفتی اعظم پاکستان کا لقب۔

۱۹۷۷ء حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد جامعہ کے شیخ الحدیث اور رئیس دارالافتاء۔

۱۹۸۹ء مرضِ فالج کا حملہ۔

۳؍فروری ۱۹۹۵ء دارفانی سے کوچ ورحلت۔

حوالہ جات

۱:......سوانح حضرت مولانا مفتی حسن ٹونکی ؒ، مولانا حسین صدیقی، ص: ۱۱

۲:...... بصائر وعبر از حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی ؒ، ماہنامہ بینات ذوالقعدہ ۱۴۱۵ھ

۳:......درس الہدایۃ، مفتی ولی حسن خان ٹونکی ؒ، مرتب مولانا سجاد حسن، ص: ۱۳، مکتبہ اقراء

۴:......حوالہ بالا، ص: ۱۳

۵:......شخصیات وتأثرات، مولانا محمد یوسف لدھیانوی ؒ، ص: ۹۹، ج: ۲، ط: مکتبہ لدھیانوی۔ ماہنامہ بینات ذوالقعدہ ۱۴۱۵ھ، بصائر وعبر از مولانا محمد یوسف لدھیانوی ؒ

۶:......درس الہدایۃ، مفتی ولی حسن خان ٹونکی ؒ، مرتب مولانا سجاد حسن، ص: ۱۴، مکتبہ اقراء

۷:......نقوشِ رفتگاں از حضرت مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ، ص: ۴۷۶، مکتبہ معارف القرآن کراچی

۸:......حوالہ بالا

۹:......میرے مشفق ومربی استاذ از حضرت مولانا مفتی عبدالسلام صاحب چاٹگامی، ص: ۳۴۔ ماہنامہ بینات ذوالحجہ ۱۴۱۵ھ

۱۰:......حوالہ بالا، ص: ۳۵

۱۱:......حوالہ بالا، ص: ۳۸

۱۲:......حوالہ بالا، ص: ۴۰

۱۳:......محدث کبیر مولانا بنوری ؒ از مفتی ولی حسن ٹونکی ؒ، ص: ۳۴، ط: ادارۃ العلم والارشاد۔ ماہنامہ بینات اشاعت خاص

۱۴:......میرے مشفق ومربی استاذ از حضرت مولانا مفتی عبدالسلام صاحب چاٹگامی، ص: ۱۴، ماہنامہ بینات ذوالحجہ ۱۴۱۵ھ

۱۵:......حوالہ بالا، ص: ۳۶

۱۶:......نقوشِ رفتگاں از مفتی محمد تقی عثمانی، ص: ۴۷۷، مکتبہ معارف القرآن کراچی

۱۷:......میرے مشفق ومربی استاذ از حضرت مولانا مفتی عبدالسلام صاحب چاٹگامی، ص: ۳۶، ماہنامہ بینات ذوالحجہ ۱۴۱۵ھ

۱۸:......نقوشِ رفتگاں از مفتی محمد تقی عثمانی، ص: ۴۸۰، مکتبہ معارف القرآن کراچی

۱۹:......حوالہ بالا، ص: ۴۸۱

۲۰:......میرے مشفق ومربی استاذ از حضرت مولانا مفتی عبدالسلام صاحب چاٹگامی، ص: ۳۶، ماہنامہ بینات ذوالحجہ ۱۴۱۵ھ

۲۱:......حوالہ بالا، ص: ۴۱

۲۲:......شخصیات وتأثرات مولانا یوسف لدھیانوی ؒ، ص: ۱۰۷، ماہنامہ بینات ذوالقعدہ ۱۴۱۵ھ، ص: ۹

۲۳:......نقوشِ رفتگاں از مفتی محمد تقی عثمانی، ص: ۴۸۳، مکتبہ معارف القرآن کراچی

۲۴:......انتخابِ مضامین مفتی ولی حسن ٹونکی ؒ، مرتب مولانا فصیح احمد، ص: ۵، ناشر: مکتبہ فاطمیہ

۲۵:......میرے مشفق ومربی استاذ از حضرت مفتی عبدالسلام چاٹگامی، ماہنامہ بینات ذوالحجہ ۱۴۱۵ھ، ص: ۳۸

۲۶:......حوالہ بالا، ص: ۳۷

۲۷:......حوالہ بالا، ص: ۴۰

۲۸:......نقوشِ رفتگاں از مفتی محمد تقی عثمانی، ص: ۴۸۴، مکتبہ معارف القرآن کراچی

۲۹:......حوالہ بالا، ص ۴۸۵

۳۰:......شخصیات وتأثرات از مولانا محمد یوسف لدھیانوی ؒ، ج: ۲، ص: ۹۹، طبع: مکتبہ لدھیانوی

..... ❁ ..... ❁ ..... ❁ .....